جوزف ایلیکس کارڈینل کارڈیرو فوت ہو گئے ہیں۔

آرچ بشپ آف کراچی جوزف ایلیکس کارڈینل کارڈیرو ۱۰ فروری ۱۹۹۴ء کو ۷۶ سال کی عمر میں ہولی فیملی ہسپتال کراچی میں انتقال کر گئے۔ اُنہیں جون ۱۹۹۳ء میں ہسپتال میں داخل کیا گیا تھا۔ ۱۴ فروری کو اُن کی آخری رسومات ادا کی گئیں۔

کارڈینل کارڈیرو بمبئی میڈیکل سروس سے وابستہ ڈاکٹر پیٹر کارڈیرو کے ہاں ۱۹۱۸ء میں پیدا ہوئے۔ سینٹ فرانسس زیویر چرچ دابل (بمبئی) میں اُنہیں بپتسمہ دیا گیا۔ ۱۹۲۶ء میں کارڈینل کارڈیرو کا خاندان کراچی منتقل ہو گیا۔ اِس طرح کارڈینل کی تعلیم کراچی میں ہوئی۔ ۱۹۳۴ء میں انہوں نے بمبئی یونیورسٹی سے لاطینی زبان اور ریاضی میں امتیاز کے ساتھ میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ پانچ سال بعد ڈی۔ جے سندھ کالج سے اُنہوں نے بی۔ اے کیا۔ اس کے بعد کینڈی (سری لنکا) کی پاپائی سیمینری میں داخل ہوئے اور اگست ۱۹۴۶ء کو اُن کی رسمِ کہانت ادا کی گئی۔ ۱۹۴۷ء میں حیدرآباد سندھ کے سینٹ بوناونچر ہائی سکول اور سینٹ فرانسس زیویر چرچ سے وابستہ تھے۔ ۱۹۴۸ء میں آکسفورڈ گئے۔ واپسی پر ۱۹۵۲ء میں کوئٹہ کے الٰہیاتی اداروں سے وابستہ ہوئے۔ اگست ۱۹۵۸ء میں اُنہیں آرچ بشپ آف کراچی نامزد کیا گیا۔ ۱۹۷۳ء میں پوپ پال ششم نے اُنہیں کارڈینل بنایا۔

کارڈینل کارڈیرو کے والد ہندوستان میں رہائش پذیر ہیں البتہ کارڈینل کی بیماری میں کراچی میں مقیم تھے۔

کارڈینل سے متعدد تحریریں یادگار ہیں۔ ہفت روزہ The Christian Voice (کراچی) میں اُن کی یادداشتیں "Lessons of a Lifetime" کے زیرِ عنوان شائع ہو رہی تھیں۔ ۱۳ فروری کے شمارے میں ۲۳ویں قسط شائع ہوئی ہے۔

یورپ / امریکہ

مبشّرین کے نزدیک "روحانی جنگ" کا موضوع انتشار و افتراق کا باعث ہے۔

۱۹۷۴ء میں سوئٹزرلینڈ کے شہر لوزانے میں ایک تبشیری کانفرنس منعقد ہوئی تھی جس کے اختتام پر "میثاق لوزانے" مرتّب کیا گیا۔ یہ میثاق اس لحاظ سے اہم تھا کہ اس میں مسیحیت اور دوسرے مذاہب کے درمیان روحانی جنگ کا تذکرہ تھا۔ گزشتہ سال ماہ اگست کے آخر میں "لوزانے کمیٹی

برائے عالمی تبشیر" کے ایک ورکنگ گروپ نے "میثاق لوزانے" کے پس منظر میں ایک بیان جاری کیا۔ اس بیان میں کہا گیا ہے کہ "ہمیں تشویش ہے کہ روحانی جنگ کا موضوع اور اِس میں شمولیت تبشیری مسیحیوں کے درمیان انتشار و افتراق کا باعث ہے۔"

آخر الذکر بیان میں یہ بھی کہا گیا کہ گزشتہ عشرے میں روحانی تصادم میں "دلچسپی بے حد بڑھ گئی ہے۔" اِس دلچسپی کا سبب ترقی پذیر دُنیا کے مسیحیوں کی جانب سے تبشیری کام میں اضافہ ہے اور ترقی پذیر دُنیا میں "ظلمت کی قوتوں سے نبرد آزمائی فکر و عمل کا فطری ذریعہ ہے۔"

مذکورہ صورت حال کے ساتھ ساتھ "مغرب کے روحانی دیوالیہ پن نے لوگوں کو منشیات میں پناہ ڈھونڈنے اور مشرق کے مذہبوں میں دلچسپی لینے پر مجبور کر دیا ہے۔۔ یہی سبب ہے کہ مغرب میں ایک دفعہ پھر پُر اسرار علوم میں دلچسپی بڑھی ہے۔ "تیسری دُنیا سے مغرب کی جانب بہت بڑی تعداد میں نقلِ مکانی کا نتیجہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں بہت سے غیر مسیحی فکری روّیے اور ان کے مظاہر آ گئے ہیں۔ "پُراسرار واقعات جس سنسنی خیز انداز میں مسیحی اور سیکولر ذرائع ابلاغ کے ذریعے پیش کیے جاتے ہیں، بیان میں اِس پر سخت افسوس کا اظہار کیا گیا ہے۔

"وضاحت، یقین دہانی کے اعادے اور حوصلہ افزائی" کی کوشش میں "لوزانے کمیٹی" کے ورکنگ گروپ نے روحانی جنگ پر بہت زیادہ زور دینے کے جو متعدد خطرات گنائے ہیں۔ اِن میں سے ایک "کافرانہ اندازِ فکر" کی طرف لوگوں کا متوجہ ہونا ہے یا عہد نامۂ عتیق کے قیاسات کو ناقابل فہم انداز میں استعمال کرنا ہے۔ نیز "حصولِ تقدیس کی کوشش" کی جگہ "طریقِ کار" اور "صداقت" کی جگہ "طاقت" پر زور دینے کا رجحان ذاتی ذمہ داری سے پہلو تہی پر منتج ہوا ہے۔

"لوزانے گروپ" نے روحانی جنگ سے متعلق "کامیابی کے بلند بانگ دعووں پر ناپسندیدگی" کا اظہار کیا ہے۔ گروپ کے خیال میں اِس صورتِ حال کا تدارک یسوع مسیح کی دُعائیہ تعلیمات کی جانب رجوع میں ہے۔ بالخصوص اُن تعلیمات کی طرف جن میں پوشیدہ اور تنہائی کی عبادت پر زور ہے اور نمائش سے بچنے کے لیے کہا گیا ہے۔"

بیان کے مطابق بعض مواقع پر دوسرے مذاہب کے پیروکاروں نے مسیحیوں کی "جنگ جویانہ زبان" کو "تشدّد اور سیاسی مقاصد کے حصول" کی زبان سمجھا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہماری گفتگو میں امن، صبر اور صلح کی بات اتنی ہی نمایاں ہو جتنی روحانی جنگ کی۔" (اکیومینکل پریس سروس، بحوالہ ماہنامہ "فوکس"، لیسٹر - اکتوبر ۱۹۹۳ء)